22387-ایک مسافر نے جمع تقدیم کی اور دوسری نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل اپنے شہر واپس آگیا

سوال

میں جب سفر میں ہوتا ہوں اور ظہر عصر یا مغرب عشاء جمع تقدیم کر کے ادا کرتا ہوں، لیکن بعض اوقات اچانک ایسا ہوجاتا ہے کہ دوسری نماز کی اذان کے وقت سے قبل ہی اپنے شہر واپس پلٹ آتا ہوں، یا اذان کے کچھ دیر بعد، تو کیا مجھے دوبارہ فرض ادا کرنا ہونگے، یا کہ دونوں حالتوں میں سفر کے اندر جمع تقدیم اور نماز قصر کرنے سے اس کی ادائیگی ساقط ہوجائیگی ؟

پسندیدہ جواب

سفر کی رخصت میں ظہر و عصر، اور مغرب و عشاء کے مابین جمع تقدیم یا جمع تاخیر شامل ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب سفروں میں ہمیشہ نماز جمع نہیں کی، بلکہ بعض اوقات جمع فرماتے، اور بعض اوقات جمع نہیں کرتے تھے بلکہ ہر نماز اس کے وقت میں ادا کرتے.

اسی لیے علماء کرام کا کہنا ہے :

مسافر کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ نمازیں جمع نہ کرے، لیکن ضرورت کے وقت یعنی جب ہر نماز وقت میں ادا کرنے میں مشقت ہو تو وہ جمع کر سکتا ہے، اگرچہ جمع کرنے کی رخصت ہر مسافر کے ثابت ہے.

دیکھیں : المغنی (131/3) الشرح الممتع (550/4–553).

اور جب سفر ہو تو جمع کرنے کی رخصت پر عمل کرنا جائز ہے، چاہے اسے علم بھی ہو کہ وہ دوسری نماز کا وقت نکلنے یا وقت شروع ہونے سے قبل اپنے شہر پہنچ جائیگا، کیونکہ دلائل سے ثابت ہے کہ مسافر کے لیے نماز جمع کرنا جائز ہے، چنانچہ جب تک وہ مسافر ہے اسے نماز جمع کرنے کا حق ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے "المجموع"

میں علماء کرام کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے دو قول ذکر کیے ہیں کہ جب مسافر جمع تقدیم یا جمع تاخیر کرے اور پھر وہ اقامت اختیار کر لے تو کیا اس کی جمع باطل ہوجائیگی، اور دوسری نماز وقت کے دوران اس پر لوٹانا واجب ہوگی یا نہیں ؟

پھر امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

دونوں میں صحیح قول یہ ہے کہ جمع باطل نہیں ہوتی، جیسا کہ اگر کسی نے نماز قصر کی اور پھر مقیم ہوگیا. اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ

دیکھیں : المجموع للنووی (180/4).

موفق ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی" میں کہتے ہیں :

"اوراگروہ پہلی نماز کے وقت میں نمازادا کرلے اور پھر نماز سے فراغت کے بعد دوسری نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل عذرزائل ہوجائے تو اس کی نماز ہوجائیگی، اور دوسری نماز اس کے وقت میں ادا کرنی لازم نہیں ہوگی؛ کیونکہ اس کے ذمہ جو نماز تھی اس نے صحیح ادا کی ہے، اور وہ بری الذمہ ہوچکا ہے چنانچہ اس کے بعد دوبارہ اس کے ذمہ نہیں ہوگی.

اور اس لیے کہ اس نے عذر کی حالت میں فرض ادا کیے ہیں، چنانچہ عذر زائل ہونے کے بعد باطل نہیں ہونگے، جیسے کہ تیمم کرنے والا شخص جب نماز سے فارغ ہونے کے بعد پانی حاصل کرلے "اھ

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (140/3).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک مسافر نے ظہر اور عصر کی نماز جمع تقدیم کرکے ادا کی اور اسے علم تھا کہ وہ اپنی اقامت والی جگہ عصر کی نماز سے قبل پہنچ جائیگا کیا اس کا یہ عمل جائز ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

جی ہاں یہ جائز ہے، لیکن اگر اسے علم تھا یا اس کا ظن غالب یہ تھا کہ وہ نماز عصر سے قبل پہنچ جائیگا، تو اس کے لیے افضل ہے کہ وہ جمع نہ کرے کیونکہ اس وقت جمع کرنے کی کوئی حاجت و ضرورت نہیں. اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (422/15).

مستقل فتوی کمیٹی سے بنفسہ یہی مسئلہ دریافت کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

"..... اور اگر آپ نے اپنے سفر میں عشاء کی نماز مغرب کے ساتھ جمع اور قصر کرکے ادا کی تو اس میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ آپ عشاء کے وقت پہنچ جائیں "اھ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (152/8).

واللہ اعلم.